www.novelsclubb.com
قلب الدائم
از قلم رائحہ فاطمہ
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قلب الدائم

از قلم

رائحہ فاطمہ

www.novelsclubb.com

دنیا سے بیگانہ وہ الگ اک اپنی ہی دنیا سجائے، یادوں کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔ یوں جیسے دنیا کا شور اس کی سماعت سے ہی دور کہیں بھٹک جاتا تھا، جیسے دنیا کے مناظر اس کی نگاہوں سے ہی کہیں دور دھواں ہو جاتے تھے۔اس کی سماعت اور نگاہوں میں صرف اک ہی شخص کا بسیرا تھا۔ماضی کے نظاروں سے دھند جھٹلانے لگی اور یوں ماضی کے شیشے صاف ہونے لگے۔

ماضی:

پانی کی بوتل فریج سے نکالتے ہوئے ایک ہاتھ سے کان فون پر لگائے اون نے کہا:

"یار تم میرے ساتھ کیوں نہیں جاوگے؟"

دوسری جانب مخملی بستر پر براجمان دائم نے کہا: "تمہیں پتہ تو ہے کہ مجھے ایسے سیمینار بالکل بھی نہیں پسند۔

www.novelsclubb.com

اون پانی کی بوتل لئے لاونج میں آگیا اور سوفے پر بیٹھ کر بولا: میرا پلین کینسل نہ کرو میں مر جاؤں گا۔

(اس جملے کی اون کو بے ساختہ عادت لگ چکی تھی اور اب یہ جملہ وہ ہر بات میں استعمال کرنا ایسے ضروری سمجھتا تھا جیسا زندہ رہنے کے لئے سانس لینا ضروری ہے۔)

دوسری جانب دائم نے کچھ برہم انداز میں کہا: ہر بات میں تمہارے لیے اپنا یہ فضول سا جملہ سوچنا ضروری ہے کیا؟

www.novelsclubb.com

اون دائم کی خفگی کا اندازہ لگاتے شریر لہجے میں بولا: تم بات مت بدلو ویسے بھی دیکھو اگر میں مر گیا تو سارے کہیں گے کہ کیسا دوست تھا اتنی سی بات بھی نہیں مانی اور بیچارا اس کی وجہ سے مر گیا۔

دائم کروٹ بدلتے ہوئے بولا: تم نہ بہت فضول بولنے لگے ہو آجکل بس کردو اب۔

www.novelsclubb.com

پانی کی بوتل سامنے پڑی میز پر رکھتے ہوئے اون کچھ پرجوش انداز میں بولا: مطلب تم چل رہے ہو اس سیمینار میں میرے ساتھ؟

اک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے دائم نے جواب دیا: ناچار ونا ساز جانا ہی پڑے گا ورنہ تم پھر میرا سر کھانا شروع کر دو گے۔

www.novelsclubb.com

اون: ہائے! تم مان گئے میرا دل کر رہا ہے خوشی سے ہی مر جاؤں۔

دائم: اب اپنی زبان بند کر لو ورنہ میں سچ میں نہیں جاؤں گا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لہجے میں دنیا بھر کی معصومیت سموئے اون بولا: اللہ اللہ! میں۔ معصوم اب کچھ نہیں بولوں گا۔

(دائم اور اون دونوں کا ہی تعلق امیر گھرانوں سے تھا۔ان کے خاندان لاہور میں مکین تھے۔ان دونوں کے ہی والدین کا ذکر ملک کے نامی گرامی بزنس مینز میں ہوتا تھا۔ مگر تین سال قبل اون کے والدین ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے تھے۔ کچھ عرصے بعد بعض وجوہات کی بنا پر دائم کے والدین نے کینیڈا نقل مکانی کا ارادہ کر لیا۔وہ دائم کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتے تھے مگر وہ اون کو یوں تنہا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا جس کی وجہ سے دائم اور اس کے والدین کے درمیان بہت سے اختلافات پیدا ہو گئے۔)

حال:

کسی کے بلانے سے وہ جو دنیا سے بیگانہ بیٹھا تھا، اپنی دنیا میں واپس آیا تو سامنے تو سامنے ایک آدمی کو پایا جو اس سے کچھ کہہ رہا تھا:

"صاحب جی! آپ نے جانا نہیں میں نے ڈھابا بند کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس آدمی کی بات سن کر اس نے معذرت کی اور گاڑی میں جا بیٹھا۔ کچھ ہی منٹوں میں وہ اپنے کمرے میں موجود تھا۔ کچھ دیر بعد ایک آدمی دستک دے کر اندر آیا اور بولا:

"باس! کل ایک سیمینار میں آپ کو مدعو کیا گیا ہے۔ کیا آپ چلیں گے؟

جس پر اس نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ اسے ایسے سیمینار بالکل بھی نہیں پسند۔ وہ آدمی تو وہاں سے چلا گیا مگر اسے کچھ ان چاہی یادیں یاد کرنے پر مجبور کر گیا اور وہی شخص پھر اس کے حواس پر سوار ہو گیا۔

ماضی:

دائم: شور تو تم نے اتنا مچایا ہوا تھا اور بتایا نہیں کہ سیمینار کب ہے؟

اون: ہاں کیونکہ ہم نے جب جانا ہی نہیں تو میں بتا کر کیا کرتا۔

www.novelsclubb.com

دائم: کیا مطلب نہیں جانا! مجھے راضی کر کے اب تمہیں کونسا دورہ پڑ گیا ہے؟

اون: یار میرا تو شروع سے ہی جانے کا ارادہ نہیں تھا۔ تمہیں اس لیے منایا کیونکہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میری بات مانتے ہو کہ نہیں۔

دائم: کمینے انسان! تم مجھے صبح ملو میں تمہیں بتاتا ہوں۔

اون: جو بتانا ہے ابھی بتا دو یہ نہ ہو کہ میں یہی سوچ سوچ کر ہی مر جاؤں کہ کیا بتانا تھا۔

دائم: اپنی زبان بند کر لو ورنہ آ کر تمہارا منہ توڑ دو گا۔

www.novelsclubb.com

اون: مجھے ڈانٹو مت ورنہ میں سچ میں مر جاؤں گا۔

دائم: یہ تو میں تمہیں صبح بتاتا ہوں۔

بعض اوقات ماضی کی کچھ یادوں کی اذیت کسی خاڑ دھار جھاڑی سے گزرنے کے مترادف ہوتی ہے مگر وہی یادیں دل کی سکنیت کی وجہ بن جاتی ہیں۔

دائم: یار آج تم یونیورسٹی کیوں نہیں آئے اور اتنی زحمت بھی نہیں کی کہ مجھے بتا ہی دو۔

اون: کچھ نہیں بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی سوچا کچھ دیر بعد آجاؤں گا مگر پھر آنکھ ہی نہیں کھلی تھی۔

دائم: کیا ہوا ہے طبیعت کو میں آتا ہوں تو ڈاکٹر پاس چلے جاتے ہیں۔

اون: اف یار تھوڑی سی خراب تھی اب ٹھیک ہوں۔ پریشان مت ہو ابھی نہیں مرتا۔

www.novelsclubb.com

دائم: کبھی تو کسی چیز کو سنجیدگی سے لے لیا کرو ہر وقت ایسے مذاق مت کیا کرو۔

اون: اچھا یار میں معصوم اب کچھ نہیں بولوں گا۔

دائم: تم آجکل کچھ کمزور لگ رہے ہو۔

اون: ہاں شاید کچھ دنوں سے طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے۔

دائم: تمہاری طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں؟؟

www.novelsclubb.com

اون: اب اتنی بھی خراب نہیں کچھ دنوں سے پیپرز کی بھی ٹینشن ہے اس لئے کمزور لگ رہا ہوں۔

دائم: تم بھی کسی چیز کی ٹینشن لیتے ہو؟؟

اون: مذاق مت اڑاواب تم تو میرا۔ تم لوگوں کی طرح بے رنگ زندگی گزارنے سے تو رہا میں۔

دائم: اچھا یہ بتاؤ شام کو کہیں جانے کا ارادہ تو نہیں تمہارا؟؟

اون: نہیں ابھی تک تو نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

دائم: پھر شام کو ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔

اون: میں ایک شریف لڑکا ہوں سورج ڈھلتے ہی گھر چلا جاتا ہوں اور رات کے پہر گندے بچوں کی طرح گھر سے نہیں نکلتا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دائم: شرافت سے میرے ساتھ چلنا ورنہ میں اپنے طریقے سے لے کر جاؤں گا اور وہ تمہیں پسند نہیں آئے گا۔

بعض اوقات وقت کے گھاؤ بہت گہرے ہوتے ہیں کہ دنیا کا کوئی بھی مرہم انہیں مندمل نہیں کر پاتا۔ یہ زخم ہمیشہ تکلیف دیتے رہتے ہیں اور ان سے خون رستا رہتا ہے۔

وہ دونوں ڈاکٹر کے پاس پہنچ کر کچھ ٹیسٹ کروا چکے تھے اور رپورٹ کا انتظار کر رہے تھے مگر دونوں ہی مستقبل سے بے خبر تھے کہ وقت انہیں گھاؤ دینے والا ہے

اور کون جانے کہ ان میں گھاو کو جھیلنے کی سکت ہے بھی کہ نہیں۔

(رپورٹ آنے کے بعد وہ دونوں ڈاکٹر حسین کے کمرے میں جاتے ہیں)

ڈاکٹر حسین: دیکھیں میں جو آپ دونوں کو بتاؤں گا وہ آپ دونوں نے حوصلے سے سننا ہو گا۔

دائم: آپ پریشان کیوں کر رہے ہیں بتائیں کیا مسئلہ ہے؟؟

ڈاکٹر حسین: مسٹر اون آپ کے دل میں سوراخ ہے۔

دائم: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔ آپ کیسے اتنی بڑی

بات اتنے آرام سے کہہ سکتے ہیں۔آپ ایک دفعہ دوبارہ چیک کریں ہو سکتا ہے
آپ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو؟؟

ڈاکٹر حسین: میں چیک کر چکا ہوں۔آپ پریشان مت ہوں۔اس کا علاج پاکستان
میں نہیں لیکن آپ بیرون ملک جا کر اس کا علاج کروا سکتے ہیں۔

دائم:اس کا کیا علاج ہے؟؟

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر: آپ کسی بھی بیرون ملک چلے جائیں اور وہاں کوئی ڈونر ڈھونڈ کر ان کا ہرٹ
ٹرانسپلانٹ کروالیں۔لیکن یاد رکھیں یہ آپ کو جلد از جلد کرنا ہو گا کیونکہ ان کے
پاس زیادہ وقت نہیں۔

دائم: شکریہ آپ کا! چلو اون اب ہمیں چلنا چاہیے۔

دائم: اون تمہیں کیا ہو گیا ہے اتنے چپ کیوں ہو گئے ہو۔ دیکھو تمہیں بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اون: میں کیا بولوں اب میری کوئی رائے نہیں اس بارے میں۔

دائم: زیادہ مت سوچو اس بارے میں ہم باہر جائیں گے علاج کروانے۔ انشاءاللہ تم ٹھیک ہو جاوگے۔

اون: میں بالکل بھی پریشان نہیں ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب تک دائم کی سانسیں ہیں وہ اون کی سانسوں کو بحال رکھے گا۔

گاڑی کو ایک جگہ روکتے ہوئے، دائم نے نگاہوں کا ارتکا اون کی جانب کیا، اس کی آنکھوں میں امید کا جگنو ٹمٹمارہا تھا۔ وہی نگاہیں اون کی آنکھوں میں گارتا بولا: میری ایک بات ذہن نشین کر لو کہ دائم اپنی سانسوں کے عوض بھی اون کی سانسیں بحال رکھ سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اون: اچھا چلو دکھی مت ہو یہ بلا ابھی نہیں مرے گی ابھی تو اس نے تمہارا اور جینا محال کرنا ہے۔

دائم: جسٹ شٹ اپ!

وقت کا گھاو ابھی نہیں لگ چکا تھا مگر کون جانے کہ کس میں کہاں تک یہ گھاو جھیلنے کی سکت ہے۔ فیصلہ اب کاتب تقدیر پہ تھا کہ کون مقدور کی شمشیر سے وقت کے گھاو کو شکست دیتا ہے اور کون وقت کے گھاو کی شمشیر سے شکست کھاتا ہے۔

ماضی کے بندھن سے کچھ دیر کے لئے اس کا ناتا ٹوٹا تو اسے یاد آیا کہ اس کارگہ میں اس کے ذمے عائد کئے گئے بہت سے کام اسے نبٹانے تھے۔ آج اسے ایک تقریب میں جانا تھا جو کہ ایک تنظیم کارکمال کی طرف سے لاہور کے یتیم گھر میں منعقد کی گئی تھی۔ اس میں بے یار و مددگار بیمار بچوں کے لیے اطیات اکٹھی کرنی تھیں تاکہ ان ننھی کلیوں کو صحت عطا کر کے ایک تناور درخت بنایا جا سکے۔

(کار کمال لاہور کے ایک طالب علم رانا بلال یوسف کی شروع کی گئی غیر منافع بخش منظور شدہ فلاحی تنظیم ہے جو پاکستان میں پانچ سال سے انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔)

دوپہر ایک بجے کے قریب وہ تقریب میں موجود تھا۔ گاہے بگاہے نظر دوڑاتے دفعتاً اس کی نگاہ ایک بچے پر پڑی جس کی عمر قریباً آٹھ سال تھی۔ ناجانے کیوں وہ اس کے چہرے سے نظر نہیں ہٹا سکا۔ اس بچے کا چہرہ اسے شناسا لگا۔ کسی اپنے کا عکس اس کے نقوش میں دکھائی دیا۔ خلاف معمول وہ اس بچے کے پاس گیا اور بات کا آغاز کیا۔

"اسلام علیکم" اس نے دھیمے لہجے میں سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام" بچے نے کچھ بیزارگی سے جواب دیا۔

"آپ کا نام کیا ہے؟" ایک بار پھر اس نے بات کا آغاز کیا۔ کچھ دیر بچہ اس کا چہرہ دیکھتا رہا اور پھر اپنے اسی لہجے میں بولا:

"مجھے سب اون کہتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وقت تھم سا گیا۔ دل ملامت کی وادی میں غروب ہو گیا۔ اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے اس نے وہاں کی انتظامیہ سے اس بچے کی بیماری دریافت کی جس پر پتہ لگا کہ اس کے دل میں سوراخ ہے اور کوئی اس کے لئے اتنی اطیاعت دینے کو تیار نہیں کہ اسے بیرون ملک بھیج کر اس کا علاج کروایا جا سکے۔ اس بات پر اس لڑکے نے اون کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علاج کروانے کا علان کیا کیونکہ وہ اب کسی اون کو اندھیرے کی غار میں جاتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔دسمبر کی دلفریب ہواؤں میں بھی اسے گھٹن محسوس ہونے لگی اور وہ جلد از جلد گھر پہنچ کر اپنے کمرے میں مقید ہو گیا۔ایک دفعہ پھر وہ ماضی کے سمندر میں غوطہ زن ہو گیا۔

ماضی:

دائم اور اس وقت اندرون لاہور میں موجود تھے۔امریکہ سرجری کے لئے جانے سے قبل وہ دونوں زندگی کے کچھ پل مسکراتے ساتھ جینا چاہتے تھے کیونکہ قسمت کی کتاب مکاتب تقدیر کے ہاتھ میں تھی۔وہ دونوں اس وقت کچھ تصاویر لے رہے تھے کہ دائم کے فون کی گھنٹی بجی۔وہ اون کو وہاں رکنے کا کہہ کر کچھ فاصلے پر جا کے بات کرنے لگا۔فون امریکہ کے ہسپتال سے تھا، جہاں سے اون کا ہرٹ

www.novelsclubb.com

ٹرانسپلانٹ کروانا تھا اور ڈونر ڈھونڈنے کے لئے رابطہ کیا تھا۔ فون کی دوسری جانب کہا گیا تھا کہ :

We tried our best but we're unable to find "
donor. If you have a donor, you should come
".for surgery as early as possible

اک لمحے کو دل نے آواز دی کیا اون کے بغیر زندگی ممکن ہے؟ کیا اس کے بغیر اس قلب کو قرار نصیب ہے؟ دل پسیج سا گیا۔ اپنی ہی سوچ پر خود کو ملامت کی اور جواب دے کر فون بند کر دیا کہ :

Okie Sure! I'll try my best to find donor "

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

".here. I'll call you later

رابطہ منقطع ہونے کے بعد وہ جانے کے لیے مڑا ہی کہ اون پیچھے کھڑا تھا، بے تاثر چہرے کے ساتھ۔ ناجانے کیوں اک لمحے کو دائم کو اس کے چہرے سے خوف سا محسوس ہوا۔ اس نے اون کے چہرے پر کچھ آثار ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ شاید خوف کے، شاید امید کے یا کوئی بھی اور۔ مگر اس کا چہرہ اسے وقت کسی بھی آثار سے پاک تھا۔ دل نے خود کو ملامت کی کیا وہ اون کی زندگی نہیں بچا پائے گا۔

www.novelsclubb.com

گھڑی فیصلے کی آئی۔ اک لمحہ لگا اور فیصلہ کر لیا گیا۔ مکاتب تقدیر کا قلم چلا اور تقدیر لکھ دی گئی۔ قلم رک گیا۔ اک پل کو دنیا تھم سی گئی مگر وقت اب صرف فیصلہ سنانے کا تھا کہ شکست کس کا مقدر ہے مقدور کی شمشیر کا یا وقت کے گھاو کا۔

اس واقع کو دو دن گزر چکے تھے۔اون اس وقت دنیا فہمیہ سے بے خبر خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا کہ اس کے فون کی گھنٹی بجی۔فون دائم کا تھا۔فون اٹھاتے ہی اون دنیا بھر کی تکان اپنے لہجے میں شامل کرتے ہوئے بولا:

"شرم نہیں آتی اتنی صبح کسی شریف لڑکے کو تنگ کرتے ہوئے۔اس بات پر تو تمہارا قیامت کے دن الگ ہی حساب ہو گا۔"

دائم:"اس شریف لڑکے نے شاید گھڑی نہیں دیکھی۔دوپہر کے دو بج رہے ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اون: "اللہ اللہ! اب تو تمہیں میرے سونے سے بھی مسئلہ ہو رہا ہے تمہارا بل آتا ہے میرے سونے سے۔"

دائم: "ہاں بل تو آرہا ہے فضول کی باتوں میں میرا بیلنس ضائع کر رہے ہو۔"

اون: "اللہ اللہ! کیا زندگی ہے میری ایک تو میں بیچارا خوبصورت نوجوان ابھی تک کنوارا اور اوپر سے دوست بھی ملا تو نکما جسے یہ ہی نہیں پتا کہ کس بات کے جواب میں کیا کہنا ہے۔"

دائم: "اچھا جی تو آپ بتا دیجیے مجھے کیا کہنا چاہیے تھا؟"

اون: "تمہیں کہنا چاہیے تھا کہ میری جان! میرا بل نہیں دل آتا ہے۔"

دائم: "میں نے دنیا میں بہت ڈرامے باز دیکھے ہیں مگر تمہارا تو کوئی ثانی ہی نہیں۔"

اک شریر سی مسکراہٹ کے ساتھ اون بولا: "بس دیکھ لو عاجز سا بندہ ہوں پھر بھی کبھی غرور نہیں کیا۔"

www.novelsclubb.com

دائم: "آپ کے ڈرامے ختم ہو گئے ہوں تو کام کی بات بولوں؟؟"

اون: "جی جی فرمایئے! آپ کی سننے کے لیے ہی تو زندہ ہیں۔"

دائم: "اٹھ کر تیار ہو جاو فوراً میں پانچ بجے تک آوں گا۔ باہر کہیں کھانا کھانے چلتے ہیں۔"

اون: "بل تم دو گے تو چاند کے پار بھی جانے کے لئے تیار ہوں تمہارے ساتھ میری جان۔"

دائم: "ہاں ڈرامے باز اب اٹھ کر تیار ہو جاو۔"

اون یک دم پر جوش انداز میں بولا: "ہائے میں مر جاؤں گر شکر کھا کر اللہ حافظ۔"

دائم: "اللہ ہی حافظ ہے تمہارا۔"

وہ دونوں شام کے چھ بجے لاہور بادشاہی مسجد کے سامنے موجود حویلی ریستوران میں اوپری منزل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ دائم نے بات کا آغاز کیا:

"سنو تمھارے لئے ایک اچھی خبر ہے اور وہی سنانے میں تمہیں یہاں لایا ہوں۔"

اون نے نظریں اچکا کو دائم کو دیکھا اور بولا: "ایسی بھی کیا بات ہے جو بتانے کے لئے تم نے مجھے کھانے کے درمیان ٹوکا جب کہ تم جانتے ہو کھانا ہی میری پہلی محبت ہے۔"

www.novelsclubb.com

دائم نے پرجوش انداز میں کہا: "تمہارا اڈونر مل گیا ہے۔ سب انتظامات ہو گئے ہیں۔ ہماری کل رات کی فلائٹ ہے۔ ہم امریکہ جا رہے ہیں۔"

چہرے کے تاثرات بدلے بغیر بس اک شریر سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے

اون بولا: مر دجواں کا دل میری ہی طرح خوبصورت ہے یا نہیں؟"

پر جوش آنکھیں مدھم پڑ گئیں۔لبوں پر آزردہ سی مسکراہٹ آئی۔کچھ لمحوں بعد

دائم کی آواز آئی:

"نہیں یار اس دنیا میں کسی کا دل تمہاری طرح نہیں ہو سکتا۔"

www.novelsclubb.com

دائم نے نوالا لیتے ہوئے بولا: "ہاں یہ تو ہے۔"

اسی طرح دونوں کچھ دیر باتیں کرتے رہے اور کھانا ختم کر کے گھر لوٹ آئے

آج رات وہ دونوں امریکہ جا رہے تھے۔ساری تیاری ہو گئی تھی۔وہ دونوں شام چھ بجے کے قریب لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔خلاف توقع وہ دونوں آج خاموش تھے۔ایک عجیب سی وحشت جو اس خاموشی میں محسوس ہو رہی تھی جسے محسوس کرتے ہوئے اون نے بات کا آغاز کیا۔

"تمہیں یاد ہے دائم تم جب بھی کبھی میرے بغیر بچپن میں جاتے تھے تو میں تمہیں ایک خط لکھتا تھا اور تم واپسی پر اس کا جواب ساتھ لاتے تھے۔"

دائم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی اور بولا:

"ہاں یاد ہے کیسے بھول سکتا ہوں آج بھی سارے خط میں نے سنبھالے ہوئے ہیں۔"

اون کے چہرے پر سنجید گی در آئی اور دائم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا:

"لیکن اب میں ایک سفر پر جا رہا ہوں۔میں نہیں جانتا وہاں سے واپس آوں یا نہیں لیکن میں تمہیں پھر سے خط لکھ کر جاوں گا اور تمہارا خط لوٹ آنے پر لوں گا۔"

www.novelsclubb.com

کچھ لمحے دائم اون کے چہرے کو دیکھتا رہا اور پھر بولا:

"ارے ڈرامے باز یہ دکھی آتما تمہارے اندر اچھی نہیں لگ رہی باز آجاو۔"

اس پر اون شریر سی مسکراہٹ چہرے پر سموئے بولا:

"بھئی تم لوگ تو دو منٹ سنجیدہ بھی نہیں ہونے دیتے اتنی مشکل سے ایکٹنگ کر رہا تھا سارا ٹیمپو خراب کر دیا۔"

کچھ دیر یہیں لمحوں کو قہقہوں کو وہ لوگ وہاں بیٹھے مقید کرتے رہے اور پھر ہر چیز کو خیر آباد کہتے ہوئے امریکہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

____

وہ دونوں امریکہ کے شہر کلیولینڈ میں موجود تھے۔شام کے چھ بج رہے تھے۔

امریکہ کے ہسپتال کلیولینڈ جو کہ شعبہ امراض دل کا مشہور ہسپتال تھا وہاں موجود

تھے۔دو دن بعد اون کا ہرٹ ٹرانسپلانٹ تھا جس کے لئے وہ آج چیک اپ کروانے آئے تھے۔اون کی سرجری وہاں کے سب سے قابل ڈاکٹر،ڈاکٹر سوہین نے کرنی تھی۔چیک اپ کے بعد وہ گھر کے لئے روانہ ہو گئے لیکن اون خلاف معمول خاموش رہا۔گھر پہنچ کر بھی اون ایک جگہ گم سم سا بیٹھ گیا۔دائم کے خیال کے مطابق وہ سرجری کے لئے پریشان تھا وہ اسے سمجھانے کے لئے اس کے پاس بیٹھا ہی کہ اون ایک حیرت انگیز دھماکہ کیا۔

"مجھے سرجری نہیں کروانی۔"

یہ خبر دائم کے ہوش اڑانے کے لئے کافی تھی۔یک دم وہ حواس باختہ ہو گیا کہ اسے اپنا اگلا ردعمل بھی سمجھ نہ آیا۔ہزاروں اندیشوں اور وسوسوں نے آن گھیرا۔اس لئے ذہن میں آنے والے تمام بے ربط جملے اسی طرح ادا کرنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم کیا کہہ رہے ہو پاگل ہو گئے ہو مطلب اچانک کیا ہوا۔"

اون نے سرد نگاہوں سے دائم کو دیکھا اور بولا: "میں کہہ رہا ہوں میں نے سرجری نہیں کروانی۔ فارسی میں تو نہیں بولا جو تمہیں سمجھ نہ آئے۔"

اپنے پریشان کن اثرات پر قابو پاتے ہوئے دائم نے دوبارہ بات کا آغاز کیا۔

"یار تمہیں اچانک کیا ہو گیا ہے۔ تم مجھے بتا سکتے ہو کیا مسئلہ ہے۔"

یک دم اون بھڑک اٹھا اور دائم کی آنکھوں میں دیکھ کر بولنا شروع کیا:

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار تم نے کونسا بدلہ لیا ہے میرے سے پوری دنیا میں تمہیں وہ بوڑھا ساٹھ سال کا ڈاکٹر ہی ملا تھا میری سرجری کے لئے، کسی خوبصورت نوجوان میرے جیسی لڑکی جو ڈاکٹر ہوتی اسے نہیں ڈھونڈ سکتے تھے سرجری کے لئے کم از کم میں اسے یہ تو کہہ سکتا سرجری سے پہلے۔۔۔" اون نے دائم پر نگاہیں مرکوز کیں اور شریر لہجے میں بات کو جاری رکھتے ہوئے بولا: "کہ میرا دل کھول کر دیکھ لو تمہارا ہی نام لکھا ہے اس پر۔ یار اچھی بھلی لڑکی نے متاثر ہو جانا تھا۔"

اور یہ بات سن کر دائم کا دل چاہا کہ خودکشی کر لے۔ اس نے اپنی عقل پر ماتم کیا تھا کہ اس نے کس مخلوق کی بات کو سنجیدہ لیا۔ اپنے غصیلے جذبات پر قابو پاتے ہوئے دائم نے اک خونخوار نگاہ سے اون کو نوازا تھا۔ دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھاتے ہوئے اون کھڑے ہوتے ہوئے بولا:

www.novelsclubb.com

"اللہ اللہ! جارہا ہوں ان قاتل نگاہوں سے گھائل کرنے کا ارادہ ہے کیا۔"

رات کی تاریکی ہر شے پر حاوی ہو چکی تھی۔ شہر کی رنگینیوں میں بھی دو دل ویراں تھے۔ یہ قلب بھی کیا عجب شہ ہے۔ اپنی تمام تر عمر حیات کبھی تو ان دیکھے وسوسوں کی نظر کر دیتا ہے یا تماشا انجمن کی رنگینیوں میں کھو کر لا متناہی خواہشات کے لاحاصل وجود کی تگ و دو میں سر گزشت رہتا ہے۔ رات کو جب دائم آرام کی غرض سے اپنے مخمل سے بستر پر آ پہنچا تو اس کی نظر سائڈ ٹیبل پر پڑے ایک لفافے پر پڑی۔ حیرانی کا کوئی بھی آثار اس کے چہرے سے کوسوں دور تھا کیونکہ وہ جانتا تھا الوداعی خط کی گھڑی آن پہنچی ہے۔ اس سفر کی بھی روانگی سے پہلے انہیں یہ خط تو لکھنا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے خط کو پڑھنے کی غرض سے پکڑا۔ نا جانے کیوں جسم

www.novelsclubb.com

میں ایک سنسنی خیز لہر دوڑی۔اپنی امنڈتی کیفیات پر قابو پاتے ہوئے اس نے دھیرے سے خط تہہ کو کھولنا شروع کیا اور پڑھنے لگا: "کچھ الفاظ اک ان کہے رشتے کے نام!

زندگی کی کہانی میں بیس برس قبل جائے تو ایک ننھا بچہ جس نے گر جانے پر میرا ہاتھ تھاما، مجھے اٹھایا، اور ہر آنسو کو پونچھ دیا۔ تقدیر نے فیصلہ کیا اور اس کارگہ ہستی میں میرا ہر آنسو پونچھنے کے لئے اسے تاعمر کا رفیق بنا دیا۔ وقت اپنی رفاقت سے گزرتا گیا مگر اس رفیق سے کچھ نرالے اور عجب دل کے بندھن جڑ گئے۔ اک ان کہے رشتے کی مالا تھی جو پروئی جا چکی تھی۔ مالا وقت گزرتا گیا اور مالا میں پیار کے موتی بھرتے گئے۔ میں اون جہانزیب جس کے نزدیک اس تماشا انجمن میں کسی شے کی کوئی وقعت نہیں آج دائم پاشا کو کچھ ادھورے لفظوں میں اس کی وقعت بیان کرنا چاہتا ہوں۔

میری زندگی جب جب کسی چکور کی مانند اک چاند کی تلاش میں تھی تو تم میری زندگی میں اک

ستارہ بن کر جگمگائے۔آج بھی میری زندگی محض چند سانسوں کی تلاش میں ایک اندھیری وادی میں بھٹک رہی تھی اور دائم پاشا جگنو بن کر آیا۔

شکریہ اس عمر بھر کی رفاقت کے لئے۔

الفاظ ختم ہو چکے ہیں مگر کہیں حسین احساسات ابھی بھی بیان کرنے کو باقی ہیں بس اتنا ہی کہوں گا

انداز بیاں اگرچہ شوخ نہیں ہے

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری باتت

فقط تمہارااون"

www.novelsclubb.com

الفاظ ختم ہو گئے۔ان الفاظ سحر سے آزاد ہوا تو اسے اندازہ ہوا تو اس کی سرمئی آنکھیں پر نم ہیں۔چہرا کسی جھڑنے سے گرتے پانی کی طرح تر ہے۔ناجانے کیوں آبشار سے پانی کی روانی میں تیزی آگئی۔کچھ آنسو بشر کی آنکھ میں تاک لگائے بیٹھے ہوتے ہیں، محض بس جھلکنے کے منتظر ہوتے ہیں۔

اسی طرح حالات حاضرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس تنہائی میں اس کی آنکھوں نے شکست تسلیم کی اور روانی کے ساتھ جھڑنے سے پانی بہنے لگا۔کچھ آنسو ماضی کی کسی حسین شام کو یاد کرتے نکلتے تو اگلے ہی لمحے کچھ مستقبل میں ہجر کے ان دیکھے خوف کا سبب ہوتے۔حال میں بیٹھا وہ شخص کسی شکستہ سپاہی کی مانند تھا کیونکہ ماضی اور مستقبل بیک وقت ہی حملہ آور ہو گئے تھے اور جب ماضی کے فراق اور مستقبل کے وسوسے یوں حملہ آور ہو جائے تو حال کی روح چھلنی ہو جاتی ہے۔اس کا وجود شکست کا لوہا منواتا ہے، سر بازار اس کی شکست خوردگی کی منادی کی جاتی ہے۔

لندن اس وقت افق کی روشنیوں میں جگ مگ کر رہا تھا۔دوپہر کے تین بج چکے

تھے۔دائم اور اون کلیولینڈ ہسپتال میں موجود تھے۔اون کو ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا تھا کیونکہ ایک دن بعد اس کی سرجری تھی۔قوت مدافعت مضبوط ہونے کی وجہ سے اون میں اس بیماری کا سامنا کرنے کی سکت تھی اس لئے طبعیت کی تبدیلی میں کوئی واضح آثار نظر نہ آئے۔

اون وہاں بستر پر براجمان فون استعمال کرنے میں مگن تھا کہ دائم صوفے پر براجمان فون استعمال کر رہا تھا اتنے میں اون یک دم بتابی سی حالت میں اون نے دائم کو پکارا:

"یار جلدی آو یہ دیکھو مجھے کیا ملا ہے۔"

دائم ابھی اٹھ ہی رہا تھا کہ وہ دوبارہ بولا:

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار کیا خراماں خراماں ٹہل رہے ہو جلدی چل کر آو۔"

اتنے میں دائم اپنا جوتا پہنتے ہوئے بولا:

"اللہ اللہ کیا ہو گیا ہے آ رہا ہوں۔"

اون کے پاس پہنچ کر وہ بولا:

"اب دکھاو کیا دکھانا تھا۔"

اون نے فون کا رخ دائم کی جانب کرتے ہوئے بولا:

"یہ دیکھو یہ لڑکی،اس کانام آن ہے اور یہ شعبہ دل کی ڈاکٹر ہے سوچو اگر میری اس سے شادی ہو جائے ہمارے نام ایک جیسے ہیں آن اور اون اور وہ ہے بھی دل کی ڈاکٹر مجھے کہیں جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی اور"

ابھی اون کی بات جاری ہی تھی کہ دائم بولا:

"ہاں اور پھر تمہارے جو بچے ہوں گے ان کا نام این اور اے ن رکھ کر حروف تہجی کی مثال قائم کریں گے کیوں ٹھیک ہے نہ؟؟"

اون نے غصے سے دائم کی طرف دیکھا اور چہرے کا رخ دوسری جانب کرتے ہوئے بولا:

"ہونہہ تم نہیں سمجھو گے ہماری عجب پریم کی غضب کہانی۔"

"اللہ نہ ہی سمجھائے۔"

دائم نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

صبح کی سپیدی کلیولینڈ میں پھوٹ چکی تھی۔ شہر کی رنگینیوں میں بھی دو دل ویران تھے۔ کاتب تقدیر کا فیصلہ آج سنایا جانا تھا کہ کون مقدور کی شمشیر سے وقت کے گھاو کو شکست دیتا ہے اور کون وقت کے گھاو کی شمشیر سے شکست کھاتا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سرجری کا وقت ہو چکا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی آنکھوں کے ارتکا میں لئے آمنے سامنے کھڑے کمال ضبط کی ایک عجب داستان رقم کر رہے تھے۔دونوں ایک دوسرے کے قلب کی کیفیت،ان کہے خوف سے واقف آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو امید کی نوید سنا رہے تھے۔زبان مقفل ہو چکی تھی۔الفاظ کہیں دور ہی بھٹک گئے تھے۔اس سے قبل کہ ضبط کا دامن ساتھ چھوڑ دے اون نے بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

"زندگی رہی تو ملیں گے لاہور کی گلیوں میں ورنہ میں جنت کی کسی کھڑکی سے تمہیں دوزخ میں سلام پہنچا دوں گا۔"

ضبط کا دامن چھوٹ گیا،آنکھوں نے اشکوں سے ناتہ جوڑا،لمحہ لگا اور مسافتیں مٹ

گئیں۔

دائم نے پر نم گلے لگالیا۔لمحے مقید ہو گئے۔راہ گیر گزرتے رہے مگر مصور نے اک خوبصورت تصویر بناڈالی۔الفاظ ابھی بھی مقفل تھے مگر دل کے پیغام پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ایک آواز آئی:

Mr.Aun You have to go with us for the "

".surgery now, it's getting late

("مسٹر اون! آپ کو ہمارے ساتھ سرجری کے لیے جانا ہے، دیر ہو رہی ہے۔")

وقت تھم گیا، ہجر کی گھڑی آن پہنچی۔ایک دوسرے سے جدا ہوئے، آنکھیں ملیں، امید کے دیپ روشن ہوئے۔

"میرے نام تمہارا ایک خط ادھار ہے۔"

www.novelsclubb.com

اون نے پر نم آنکھوں کے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

ایک آزردہ مسکراہٹ دائم کی چہرے پے نمودار ہوئی اور بولا:

"دائم کے کندھوں پر کوئی قرض باقی نہیں وہ سب فرائض سے سبکدوش ہونے گا ہے۔وعدے کے مطابق تم جب سفر سے لوٹو گے تو میرا خط ہی پاؤ گے۔"

الفاظ ختم ہو گئے،الوداع کہنے کی سکت نہ رہی۔اس جہاں کا سب سے کٹھن لمحہ اپنوں کو وداع کرنا ہی تو ہوتا ہے،نہ چاہتے ہوئے بھی اک دوسرے کو دوبارہ ملن کی امید کے جگنو تھما کر جانا ہوتا ہے۔بس نگاہوں سے نگاہیں ٹکرائیں اور دونوں مختلف سمت میں روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

سرجری کا آغاز ہوئے آٹھ گھنٹے بیت چکے تھے۔یک دم سرجری ختم ہونے کا اعلان کیا گیا۔کاتب تقدیر کا فیصلہ سنایا جانے لگا تھا۔

"Congratulations! The surgery is successful"

آپریشن کو بہتر (72) گھنٹے گزر چکے تھے۔اون کو ہوش آچکا تھا طبیعت ساز گار تھی اور سب سے پہلی طلب دائم تھا۔اون کے استفسار پر دائم کا خط اس کو تھمایا گیا۔ زندگی کے ہر سفر سے واپسی کی طرح اس نے اس سفر کے بعد کا خط بھی کچھ پرجوش سی کیفیت میں پڑھنے کا آغاز کیا:

"ایک خط قلب الدائم کے نام!

آج الفاظ مقید ہیں۔ محض چند ایک آزاد ہیں۔

دنیا کے رنگ بھی کتنے نرالے ہیں۔زندگی کی ڈور میں ایک ہی حواری دیا۔حواری بھی وہ جس کا کی رگوں میں دوڑتے خون کی آمیزش بھی میری جیسی تھی۔کہا تھا نا کہ دائم اپنی سانسوں کے عوض بھی اون کی سانسیں بحال رکھ سکتا ہے۔

وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر وہ قرض آج چکا دیا

قلب الدائم کا خیال رکھنا۔

فقط دائم"

www.novelsclubb.com

وقت تھم گیا، کاتب تقدیر کا فیصلہ سنایا جا چکا تھا۔نہ ہی مقدور کی شمشیر سے وقت کے گھاو کو شکست ہوئی اور نہ ہی وقت کے گھاو کی شمشیر نے شکست دی بلکہ اک عجب ان سنی داستان رقم ہوئی جو کہیں کبھی نہ لکھی گئی اور نہ کہیں کبھی سنی گئی۔

دائم کی سانسوں کی مالا ٹوٹ چکی تھی مگر قلب الدائم کا وجود باقی تھا۔

اون کا دل کہیں بے حرکت پڑا تھا مگر اون کی سانسوں کی مالا میں موتی پروئے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

لمحوں کا کھیل تھا، اور فیصلہ لکھ دیا گیا۔

اون کا جسم حرکت میں تھا مگر دل مردہ تھا۔اب جو باقی تھا وہ قلب الدائم تھا۔اون

کو کہیں پس پشت ڈال کے، فنا کر کے قلب الدائم کو ہی جینا تھا۔

حال:

رات کی تاریکی ہر شے پر حاوی ہو چکی تھی۔ یہ اک سفر تھا جو اب اون کو ہر روز کرنا تھا چلتی سانسوں تک کرنا تھا ماضی سے حال اور حال سے ماضی کا سفر۔ آنکھیں اشک بار تھیں، دل غم سے بوجھل تھا، اون کا وجود اسی دن مٹ چکا تھا اب جو باقی تھا وہ بس قلب الدائم تھا۔

لاہور کی رنگینیاں ابھی بھی بکھری پڑی تھی مگر اس شہر کی رنگینیوں میں مدہوش

ذی روح کو کہاں معلوم داستان قلب الدائم۔

ختم شد

www.novelsclubb.com